Presented by: Rana Jafar Abbas

الحمد للہ الملک المنان درین ایام سعادت اقتران بمساعدات و توفیقات بے پایان و معاونت تائید

رسالہ مسمی بہ

عین حق

جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب ادام اللہ البی احبب

jafar.abbas@yahoo.com

Contact : jafar.abbas@yahoo.com

سوال

معروف ومشہور اور کتب مین منقول ومسطور ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے باوصفیکہ فرزند سید ابرار ومعصوم حقدار تھے معاویہ ضال وباغی سے بیعت فرما کے رفع منازعہ کیا اس واقعۂ بیعت پر بہت بڑا خلجان قلب مین اکثر شیعونکے ہی امید کہ جواب شافی با بیان کافی مشروحاً ایسا حیز تحریر مین لایا جاوے کہ باعث شفائے علیل اور سبب دفع خلجان شیعہ ورفع قال وقیل ہووے

بینوا توجروا علی اللہ اجرکم

باسمہٖ سبحانہٗ ولہ الحمد

جواب باصواب اس سوال مشابہ سراب کا اولاً تو یہی ہے کہ کسی شیعہ کو خیال بیعت حقہ دینیہ کرنا طرف امام عادل ومعصوم فرزند رسول کے ساتھ ایک ظالم فاسق ومحارب نفس رسول کے بدیہۃً سفسطۂ محضہ و وسوسۂ بحتہ ہے اسلئے کہ بیعت حقہ لینے والا دین مین بچانیوالا ہوتا ہے لغزش دین سے بیعت کنندہ کو اور خود بیعت کنندہ بیعت حقہ کرتا ہے واسطے بچنے اپنی کے لغزش دین مین پس یہان عاقل تو کجا کوئی سفیہ غافل بھی قائل وناقل نہین ہوسکتا ہے کہ احد الثقلین منصوص التطہیر والخلافہ بآیۂ تطہیر وحدیث ثقلین مع دیگر احادیث رسول الثقلین کہ بلاشبہ وشک بری از لغزش دین ہے معاذ اللہ واسطے محفوظ رہنے

اپنی کے لغزش دین مین بیعت کرے گا ساتھ ایک فاسق کے جو منصوص الارتداد
والالحاد ہووے بسبب محاربہ بنفس رسول رب ثنابہ بنطق حدیث حربک
وحربی کے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہرگز کوئی شیعہ صاحب فہم اس
مقام مین خلجان کو راہ دے نہین سکتا جبکہ خود معاویہ نے محاربہ صریحہ سے بانفس
رسول کہ عین محاربہ باخود رسول تہا اپنے تئین خارج از اسلام۔ باتفاق اہل ایمان
ظاہر کرکے ایک ذرہ بہی شبہہ بیعت حقہ اختیاریہ لینے کا کسی ادنے مسلم سے واسطے
اپنے باقی نہ رکہا چہ جائے کہ احد الثقلین اپنے حاکم اور سردار جوانان اہل جنت سے مگر یہ کہ
اظہار اخذ بیعت سے ضلالت وارتداد کو اپنی دو آتشہ کرے اسواسطے کہ بیعت
حقہ اختیاریہ مین بیعت کنندہ کو بصمیم قلب اپنے تئین محکوم محض اور بیعت گیرندہ کو
حاکم اپنا فی الدین والدنیا جاننا پڑتا ہے پس کجا وہ امام زمان صاحب معجزات باہرہ
کہ جسکے ساتھ بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ حسین سا سردار جوانان الجنان واقع کئے
ہوئے ہو اور کجا بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ کرنا او نہین کا معاذ اللہ معاویہ باغی طاغی
سردار اہل عار و نار سے ہرگز یہ اجتماع ضدین خلاف امامت کے امام بحق مین
ممکن نہین بلکہ محال ہے محال عقلاً بسبب عصمت امام اصل اور فسق
وارتدادی بدیہی طرف مقابل کے اور نقلاً بدینوجہ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے
بسبب عدم اعوان کے عہد مصالحہ مین جو واسطے رفع منازعہ باہمی کے بمصالح
عدیدہ وحکم سدیدہ فرمایا ہے اول شرط یہ فرمائی حضرت نے ان لا یسمیہ

امیرالمومنین یعنے مین تجکو اے معاویہ امیرالمومنین نہ کہونگا اے حاکم نہ جانونگا اور اوسنے اس شرط کو قبول بہی کیا کما فی البحار پس اس شرط کے قبول کرلینے سے مصالحہ مین صاف عدم وقوع بیعت حقیقیہ مذکورہ ظاہر ہوگیا مگر اوہنون نے اس مصالحہ کو باقبول شرط مذکورہ اپنے محاورہ مین بیعت نام رکہہ لیا برائے فریب عوام کالانعام اور برائے نام آوری خود بین الانام پس امام علیہ السلام نے بسبب جاننے اس امر کے کہ یہ لوگ اس مصالحہ کو جو بسبب عدم اعوان وانصار کے مین کرتا ہون بیعت نام رکہہ لینگے پس حضرت نے اول ہی ایسی شرط اوس مصالحہ مین رکہہ دی اور دشمن نے قبول بہی کرلی کہ جس سے شبہہ بیعت حقہ حقیقیہ کا شیعہ کم فہم پر بہی باقی نہ رہے چہ جا کہ ذکی وفطن پر اب اگر کسی جگہ کلام امام مین بجائے مصالحہ کے لفظ بیعت آجاوے تو کوئی شیعہ وہوکہا نہ کہا جاوے بلکہ جانے کہ حضرت نے یہ لفظ بیعت کی حسب محاورہ وعقیدہ اون لوگون کے فرمائی ہے اور مراد اوس سے مصالحہ باشرط مذکور ہے نہ بیعت دینیہ جسطرح خود خداوند قہار نے حسب محاورہ وعقیدہ اصنام پرستان اصنام کو اون کے بہ لفظ آلہہ اپنے قول فراغ الی الہتہم فرمایا ہے اور مراد اوس سے یہی اصنام ہین نہ خدا پس جو بیعت وجہ خلجان قلب شیعہ تھی اسے بمعنے محکومیت دینیہ وہ ہرگز واقع نہین ہوئی اور جو واقع ہوئی وہ بیعت نہ تھی بلکہ وہ تھی بدیہۃً

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصالحت اسے باز رہنا منازعت سے بلا محکومیت اور اِس مصالحت
مین کوئی محل شبہہ وشک کا امام مین نہین ہے اسلئے کہ خود جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ نے مصالحہ کفار سے کیا ہے پس نہ وہان رسالت رسول
برحق مین کوئی شبہہ وشک ہے اور نہ یہان امامت امام بحق مین کوئی شک و
شبہہ ہے ہان طرف مقابل امام البتہ تارک امام ہوکر مصداق حدیث متفق علیہ
مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً کا بے تکلف صراحۃً ہوگیا
خوب ہوا چشم ما روشن دل ما شاد فافہم وتشکر علی ارتفاع الشبہۃ
والفساد من تائید امام العصر ونصرۃ رب العباد اور ثانیاً یہ کہ ہر گاہ
بدلائل عقلیہ ونقلیہ کتب مبسوطہ امامیہ مین مثل کتاب امامت بحار وتجرید وشرح
تجرید وغیرہ کے ثابت و واضح ہوچکا ہے کہ ائمہ ہدے نظیر قران بسبب
احد الثقلین ہونے کے کبھی کوئی فعل قبیح اگرچہ نظر عوام کالانعام مین قبیح ہووے
ہرگز واقع نہین کرتے ہین بسبب عصمت مستقرہ وثابتہ بآیہ تطہیر ونیز بوجہ
شرکت حکم حکیم مصلحت دان علیم وقدیر کے اور علی الدوام وہی فعل انسے واقع
ہوا کرتا ہی جو واصل وحاصل ہوتا ہے انکو از جانب خدائے عادل مثل جناب
رسول کامل خواہ کوئی صاحب معرفت بوجوہ مذکورہ ان حضرات ائمہ ہدے
علیہم السلام کو امام اپنا جانے اور مانے کہ وہی ناجی ہوگا بسبب امتثال امر
ذو الجلال کے اور خواہ امام نہ جانے اور نہ مانے اور شک کرے اون کے

jabir.abbas@yahoo.com

فعل پر مثل شک عمر بر صلح نامہ رسول اطہر در حدیبیہ پس وہی غیر ناجی ہوگا
بسبب عدم امتثال حکم قادر متعال کے مگر ائمہ ہدے بہر حال امام رہینگے کوئی
مانے یا نہ مانے مگر شک پر رہنا اور نہ ماننا کار شیعہ نہین ہے الغرض فعل امام
الہدے مثل فعل جناب رسول خدا و فعل خود خداے تعالےٰ خالی از قبح
ولغو ہوتا ہی حتماً اور مملو بمصالح و حکم ہوتا ہی یقیناً خواہ اوس مصلحت پر کوئی
مطلع ہووے یا نہ ہووے حاکم و امام اصل کا مطلع کرنا مصلحت فعل پر
اپنے تابع و محکوم کو ہر مقام مین لازم وضرور نہین بلکہ بعض اوقات مین
عدم اطلاع سے مصلحت فعل پر از جانب حاکم و امام اصل حال تابعو محکوم کا
بخوبی منکشف ہوتا ہی کہ کون اس حاکم کو مصلحت دان بری از لغزش جانتا
ہے اور کون بسبب اپنی سوء ظن کے اوس فعل مین اسکو حاکم از جانب خدائے
مصلحت دان نہین جانتا ہے پس ہر شیعہ کو کلیہ مذکورہ سابقہ سے بعلم الیقین
بلکہ بعین الیقین وحق الیقین جاننا چاہیے کہ ہر فعل ان کا ضرور مشتمل اوپر کسی مصلحت
وخوبی کے ہوگا جزماً خواہ وہ مصلحت فعل اسکو معلوم ہو یا نہ ہو مگر استفسار کرنا
مصلحت فعل امام کا امام سے اسمین کوئی قباحت نہین ہے بلکہ باعث صفا
وجلاے قلب مومن موقن ہے اور سبب ارتفاع شبہ وشک مومن غیر موقن
ہے تا یہ منافق نہ ہونے پاوے اور ورطہ ہلاکت مین نہ پڑنے پاوے۔
چنانچہ کتاب علل الشرایع مین منقول ہے ابو سعید سے کہ وہ کہتے ہین عرض کی مینے

خدمت جناب امام حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام مین کہ یا ابن رسول اللہ
آپ نے کیون مداہنہ و مصالحہ کیا معاویہ سے حالانکہ تحقیق جانتا ہون مین
کہ حق طرف آپ ہی کے ہے نہ طرف معاویہ کے اور مین خوب جانتا ہون
کہ معاویہ ضال و باغی ہے پس فرمایا جناب امام حسن علیہ السلام نے یا ابا سعید
آیا مین نہین ہون حجۃ اللہ خلق اللہ پر اور امام بحق تمام خلق پر بعد اپنے پدر بزرگوار
یعنی علی مع الحق والحق مع علی کے ہشیار کے عرض کی مینے سب آپ ہین حجت خدا
اور امام خلق اللہ پر فرمایا حضرت نے آیا نہین ہون مین وہ امام کہ فرمایا ہے
جناب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واسطے میرے اور میرے بھائی کے
الحسن والحسین اماما ن قاما او قعدا یعنے حسن اور حسین دونون امام
ہین ہر حال مین قایم بجہاد ہون خواہ قاعد از جہاد ہون بسبب کسی مصلحت و تقیہ کے
حسب موقع و محل ابو سعید کہتے ہین عرض کی مینے بلی ہر حالین آپ دونون بھائی
امام خلق ہین بے شبہہ فرمایا حضرت نے پس مین اسوقت امام ہون اگر قیام
بجہاد کرتا اور مین امام ہون ہرگاہ کہ قعود کیا مینے جہاد سے اور مصالحہ کر کے
باز رکھا مینے اپنے تئین جہاد سے اے ابا سعید علت مصالحہ میری ساتھہ
معاویہ کے علت مصالحہ رسول اللہ ہے ساتہہ بنی ضمرہ اور بنی اشجع اور
ساتھہ اہل مکہ کے جب واپس پھرے ہین وہ حضرت حدیبیہ سے کہ وہ سب
لوگ کفار تھے بالتنزیل اسے بت پرست و غیر موحد تھے صراحتہ اور معاویہ

اور اصحاب اوسکے کہ جن سے مینے مصالحہ کیا ہے وہ سب کافر ہین بالتاویل
اسکے ظاہر مین اگرچہ کلمہ گو ہین مگر بسبب لڑنے اور پھرے رہنے کے امام عصر
و معصوم سے کافر ہین بالتاویل یا ابا سعید جسوقت کہ ہو مین امام جانب خدائے تعالی
سے تو نہین واجب ہے اسے نہین ممکن ہے کہ منسوب بسفاہت کیجاوے
راے میری اوس چیز مین کہ بجالاؤنمین مصالحہ ہو یا محاربہ اگرچہ وجہ حکمت میری
فعل کے مشتبہ وملتبس ہو اور ون پر آیا نہین دیکھتا ہے تو خضر پیغمبر کو جب سوراخ
کیا سفینہ مین اور قتل کیا غلام کو اور درست کیا دیوار کو تو ناراض ہوے
تھے موسیٰ علیہ السلام فعل خضر پر بسبب مشتبہ وملتبس ہونے وجہ حکمت کے
موسیٰ علیہ السلام پر یہانتک کہ خبر دی خضر نے موسیٰ علیہ السلام کو پس راضی
ہوے موسیٰ اون کے فعل پر اسیطرح مثل خضر پیغمبر کے مین ہون کہ تم لوگ
ناراض ہوے مجھسے میرے اس فعل پر بسبب جہل و ناواقفیت اپنی کے وجہ
حکمت سے فعل مین میرے اے ابا سعید اگر نہ کرلیتا مین جو کچھہ کے بجالایا مین
یعنے مصالحہ تو ہر آئینہ نہ باقی رہتا شیعون سے ہمارے روی زمین پر کوئی شخص
مگر وہ قتل کیا جاتا تمام ہوا ترجمہ عبارت علل الشرائع کا اب لازم و واجب ہے
ہر مومن ضعیف العقیدہ پر کہ بعد استماع اس کلام بلاغت نظام امام علیہ السلام
کے کہ ملک الکلام اور گویا عین کلام ملک علام اور تقریر نادر منعام ہے اور
بعد مسکن قلب شیعہ خوشس انجام ہے کوئی شیعہ تو اپنے دل عقیدت

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

منزل مین کسی طرح وسوسہ شیطانیہ کو بہ نسبت معاملہ امام عالیمقام علیہ الاف
السلام کے راہ نہ دی ورنہ پھر انجام بخیر ہونا بخیر ہے اسلئے کہ ارشاد امام
علیہ السّلام کی تفصیل یہ ہے کہ ہرگاہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم مقام حدیبیہ مین کہ وہ حضرت عمرہ بجالانے کعبہ کو گئے تھے اور
کفار قریش داخل ہونے سے کعبہ مین اور عمرہ بجالانے سے مانع ہوئے تھے
بایں حد کفار سے مصالحہ مغلوبانہ فرماوین کہ اگر کوئی مسلمان اونکے طرف
جاوے تو وہ گرفتار رہین اور نہ دین اور اگر کوئی کافر اونہین کا اسطرف
آجاوے تو وہ گرفتار نہ رکہا جاوے بلکہ حوالہ کر دیا جاوے اور
نیز بسم اللہ الرحمن الرحیم صلحنامہ سے اور لفظ رسول اللہ نام نامی سے
کے حسب مرضی کفار محو لیجاوے چنانچہ اسکی تصریح کتب شیعہ مین اور سنت
کیان صحیح بخاری تک مین ہے اور حضرت رسول اللہ ان سب امور کو قبول
وبجالا کر اون کفار سے مصالحہ فرما کے بغیر داخل ہونے کعبہ کے اور بدون
حج وعمرہ بجالانے کے مدینہ واپس تشریف لیجاوین اور محاربہ وجہاد کفار سے
نہ فرماوین درحالیکہ ہمراہ حضرت رسول کے لشکر جرار مع جناب حیدر کرار
غیر فرار علیہ صلوات اللہ الجبار تعدادی چار سو اوپر ایک ہزار حاضر ہوئے
مگر باانیہمہ امور مصالحہ رسول باکفار قریش نہ قادح رسالت حضرت رسول
ہوا نہ باعث شک وشبہہ کا کسی مسلم کے ہوا سوائے ایک حضرت عمر کے

jabir.abbas@yahoo.com

کہ البتہ اونہون نے بے تکلف باغیظ تمام بر رسول انام اپنی زبان سے یہہ
جاری کیا واللہ ماشککت منذ اسلمت الا یومئذ جیسا کہ کتاب
زاد المعاد فی ہدے خیر العباد وغیرہ مین کہ کتاب معتبر ہے اہلسنت کی
موجود ہے پس یہان مصالحہ فرزند رسول باعدم انصار بہی معاویہ باغی
سے نہ قادح امامت امام ہوگا اور نہ باعث شبہہ و شک کسی مسلم کے
ہوگا مومن موقن کا کیا ذکر ہے بلکہ دونون مقام مین رسول اور خلیفہ رسول
کہ منیب و نائب دونون معصوم ہین بیک نص صریح ایک حال ہی برحق
ہونے مین جیسا کہ دونون کی طرف مقابل کا ایک حال ہے باطل محض
ہونے مین کما لا ستزۃ فیہ اور نیز جبکہ خود جناب رسول اللہ نے
بہ نسبت اپنے فرزندون حسنین کے قاما او قعدا ایسی دو لفظ فرمائی
کہ ایک لفظ تو دال ہے جہاد بالسیف پر اور اسی کو جناب رسول اللہ نے
جہاد اصغر فرمایا ہے اور دوسری لفظ دال ہے قعود از جہاد پر اور وہ
جہاد نفس اور جہاد صبر ہے اور اسی کو حضرت رسول اللہ نے جہاد اکبر
فرمایا ہے پس حسب اشارہ فصیحہ و بلیغہ رسول اطہر سبط اکبر نے جہاد اکبر
اور سبط اصغر نے جہاد اصغر فرما کے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق شجاعت
کاملہ کو ظاہر کرکے قول رسول کامل کی تصدیق کامل بالتحقیق فرما دی ان
اشارات رسول کو سوائے فرزندان رسول کے کون سمجھے اور با تصدیق

jabir.abbas@yahoo.com

قول رسول تاسی فعل رسول اور فعل نفس رسول ہی ہو گئی اسلئے کہ
جناب رسول اللہ نے جہاد اصغر باکثرت لشکر ظفر پیکر مثل جنگ احد و خیبر کے
اور جہاد اکبر مثل صلح حدیبیہ کے باکثرت ناصر و یاور واقع کیا تھا اور اسیطرح
نفس رسول نے بعد از رسول جہاد اکبر بسبب عدم اعوان کے پچیس [۲۵]
برس فرمایا تھا اور باقی پانچ برس مین جہاد اصغر ناکثین و قاسطین و مارقین سے
حسب ارشاد جناب سید المرسلین واقع کیا تھا پس جناب حسنین علیہما السلام
مین سے فرزند اکبر نے بسبب عدم اعوان و انصار کے تاسی اپنے جد و
پدر کے جہاد اکبر مین کر کے معاویہ باغی سے مصالحہ فرمایا کہ یہی جہاد اکبر تھا
اور فرزند اصغر نے باقلت انصار تاسی اپنے جد عالیمقدار اور پدر نامدار کی
جہاد اصغر مین کر کے ستر ہزار کے گروہ پر صحراے کربلا مین جہاد اصغر یعنے جہاد
بالسیف تین روز کی بہوک و پیاس مین کنار فرات واقع فرما کے حق
و باطل کو عیانا جدا کر دیا اب کوئی نہین کہہ سکتا کہ انہون نے کیون مصالحہ
کیا اور اونہون نے کیون محاربہ کیا اسلئے کہ فرزند اکبر کے حصہ مین مصالحہ
جد و پدر آیا اور فرزند اصغر کے حصہ مین محاربہ جد و پدر آیا ہر ایک بہائی نے
اپنا اپنا حصہ پایا اب تو کسی مومن کے قلب مین بعد ایسے حجج قاطعہ ساطعہ کے
سواے تصدیق حجج اللہ کے چون و چرا کو اونکے افعال مین کہ وسوسۂ
محض ہے راہ نہ ملی گی واللہ یہدی من یشآء الی صراط مستقیم

اور ثالثاً یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السّلام نے واسطے دفع رہنے
اسی شبہہ کے جو شیعون کو ترک جہاد پر بہ نسبت اپنے امام منصوص بحق
کے ہوا اور اب تک ہو رہا ہے پہلے ہی سامان جہاد اور ارادہ محاربہ
با معاویہ فرمایا تا کوئی شیعہ میری طرف بدظن ہونے پاوے ترک جہاد
و فعل مصالحہ پر اگر مجھسے واقع ہووے بعد بے سامانی جہاد کے اور وہ
سامان جہاد یہ فرمایا کہ حضرت نے اول زمان امامت مین کئی ہزار عیالت
اتباع و تشیع کو کئی روز کی فہمایش مین آمادہ بجہاد معاویہ پر کرکے طرف
ساباط مدائن کے بھیجا اور فرمایا کہ وہان تم سب توقف کرنا تا آنکہ مین
وہان پہونچون چنانچہ کئی ہزار کا لشکر اوسی مقام پر گیا اور چند روز وہانتک
اون کو گذرے کہ جناب امام حسن علیہ السّلام بھی اوس مقام پر مسلح
پہونچے اور شب کو وہان آ... رفرما کے صبح کو حضرت نے ارادہ کیا
کہ امتحان اپنے اصحاب کا قبل مقابلہ معا... کے فرماوین تا دریافت
ہو جاوے سب کو کہ ان لوگون کا میری طاعت مین کیا حال ہے پس
حکم فرمایا کہ نماز مین سب جمع ہون پس جب وہ سب مجتمع ہوے حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فصیحہ مین بعد حمد و نعت کے فرمایا
کہ مین کسی مسلم کے ساتھہ نہ کینہ رکھتا ہون اور نہ ارادہ برائی کا ہے
اور مین ناظر ہون تم سب کا بہتر اوس نظر سے کہ جو تم سب کو واسطے

اپنی نفسون کے ہے پس نہ مخالفت کرنا تم سب میرے امر کے اور نہ رد و
قدح کرنا تم میری رائے پر راوی کہتا ہے کہ اس کلام خیریت انجام پر
حضرت کے اوس لشکر کا یہ حال ہوا کہ بعض نے بعض کو دیکھا اور کہا
سب نے آپس مین کہ دیکھتے ہو کیا ارادہ ہے انکا اس کلام سے پہلے
کہا کہ ہمکو تو یہ مظنہ ہوتا ہے کہ یہ حضرت مصالحہ کرینگے معاویہ سے
پس معاذ اللہ کہا سب نے کفر واللہ الرجل بعد اسکے وہی سب
حملہ آور ہوئے خیمہ پر امام حسن علیہ السلام کے اور سب نے لوٹ
لیا خیمہ حضرت کا تا اینکہ کھینچ لیا دوڑ کر مصلے حضرت کا تحت قدم
مبارک سے حضرت کے بعد اوسکے حملہ کیا خود امام حسن علیہ السلام پر
عبدالرحمن بن عبداللہ ازدی بیحیا نے پس کھینچ لیا ردا حضرت کو
گردن سے حضرت کے پس رہ گئے حضرت بغیر ردا کے بیٹھے ہوے
شمشیر حمایل کئے رہے پس حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر تا مقام
ساباط پہونچے کہ جراح بن سنان نے بنی اسد مین سے دوڑ کر
لگام پر ہاتھ ڈال دیا اور ایک لفظ بیہودہ کہکر حضرت کی ران مین
خنجر مارا کہ تا استخوان پہونچا پس حضرت اوسکی گردن مین لپٹ گئے
اور دونون زمین پر گر پڑے پس عبداللہ بن حنظل طای نے خنجر کو
اوسکے ہاتھ سے لیکر اوسکے پیٹ مین مارا اور ایک بزرگوار نے

jabir.abbas@yahoo.com

ناک کو اوسکی کاٹ لیا کہ وہ شقی جہنم واصل ہوا اور دوسرا شخص
رفیق اوسکا بھی قتل کیا گیا اور امام حسن علیہ السلام کو ایک سریر پر
اوٹھاکر مدائن لے گئے اور وہان علاج زخم کا شروع ہوا اور
ایک جماعت نے روساے قبائل سے طرف معاویہ کے مخفی لکھ
بھیجا کہ ہم تیرے مطیع ہین اگرچہ ہمراہ ان کے ہین اور تو ہماری طرف
چلا آ کہ ہم ضامن ہوتے ہین کہ جب تو یہان پہونچے گا تو ہم سب ملکر
امام حسن علیہ السلام کو گرفتار کرکے تیرے حوالہ کر دینگے اور
مدائن مین حضرت اوسی حال علاج زخم مین تھے اور حضرت نہایت
اوس زخم ران سے بیچین اور دردناک تھے کہ زید بن وہب
جہنی نے حاضر خدمت اقدس ہو کر عرض کی یا بن رسول اللہ اب
راے آپکی کیا ہے اسلئے کہ مردم متحیر ہین پس فرمایا حضرت نے واللہ
معویہ واسطے میرے بہتر ہے ان لوگون سے جو گمان کر رہے ہین
کہ ہم شیعہ ہین بھی درپے ہوگئے میرے قتل کے اور لوٹ لیا
اسباب مسافرت میرا اور چھین لیا مال میرا واللہ اگر مین عہد لون
معاویہ سے یعنے مصالحہ کر لون کہ جس سے میری اور میرے اہل کی
جان کو امان ملجاوے تو یہ امر بہتر ہے اس سے اے زید کہ یہ سب
لوگ خود مجکو قتل کرین اور ضائع و برباد ہون اہلبیت میرے اور

jabir.abbas@yahoo.com

اہل میرے واللہ اگر مقاتلہ کرتا مین معویہ سے تو ہر آئینہ یہی سب لوگ میرے لشکر کے خود گردن میری پکڑتے اور مجھے حوال معاویہ کے کردیتے زندہ و سالم پس واللہ مسالمہ و مصالحہ کرلینا میرا درحالیکہ مین عزیز ہون بہتر ہے اس سے کہ معویہ مجکو قتل کرے حالت اسیر مین یا منت رکہے مجھپر اور رہا کردے مجکو تو ایک سبکی ابد ہبت رہجائیگی بنی ہاشم مین تا آخر دہر اور معویہ مع اولاد کے ہمیشہ احسان اپنا جتائیگا بسبب اس رہا کرنے کے ہمارے زندہ و مردہ پر آب مین کہتا ہون کہ جس امام کا اکثر لشکر بایںحد قبل مقابلہ کے منحرف نکلے کہ خود ہی بنظنہ صلح اپنے امام کے قتل کرنے کا ارادہ مصمم کرے اور نوبت خنجر مارنے کی بہی آجاوے تو وہ امام بے ناصر دیا ور اپنے دشمن سے کسطرح محاربہ کرسکتا تھا بجز مصالحہ کے ابی ابدون لشکر کشی کے حضرت نے مصالحہ نہین کیا کہ یہی سب مدعیان تشیع کہتے کہ یہ کیسے امام ہین کہ ہم ہزارون شیعہ جان نثار سربکف موجود تھے نصرت کو اور ہم سے نصرت نہ لی اور صلح کرلی تو حضرت نے پہلے اونہین موجود دین کو اونہین کے ہاتہہ اور زبان سے معددین دکہادیا تب بعد ختم حجت و ظہور وجوہ جبر کے حضرت امام حسن علیہ السلام نے جارِ و ناچار ترک محاربہ کرکے

مصالحہ فرمایا کہ یہی اصلح و ارجح بلکہ واجب تہا حضرت پر
کما لا یخفی علی اولی الالباب ولنختم الجواب حامداً
وشاکراً لملہم الصواب قد تبین الرشد من الغی ÷ بفضل
القادر الحی ÷ قد وقع الفراغ من تسوید ہذہ الرسالۃ المسماۃ
بعین حق نما فی السابع والعشرین یوم الجمعۃ من رمضان
المبارک سنہ ١٣١٣ ہجری

قطعہ تاریخ از مورخ کامل

زفضل خالق کامل رسالہ چون مرتب شد
کہ تحریرش بے عالم ہمیشہ شافی و کافی
سروش غیب بہر سال ہجری گفت از رہ
زعین حق نما بنگر بہار گلشن وافی
سنہ ١٣١٣

[illegible] مطبوعہ مطبع اثنا عشری سید عابد علی بتاریخ ٢٢ ماہ شوال مطابق [illegible] اپریل [illegible]

labirabbas@yahoo.com